KERALA SCHOOL KALOLSAVAM 2016-17

KANNUR - 2017 JANUARY 16-22

Code No. 476

پیاس

میرے دل کی تشنگی کو بجھا دے مچل مچل کر (1)
اپنے گل غلادکا اس یاد کا پلا دے کرا دے تو مچل مچل کر

بس میری پیاس ہے تیرے ان دو رخساروں کو تکنے کی (2)
تکتے ہی میں رہ جاؤں تیری بہاروں دیوانے کی طرح

مجروح ہوں میں تڑپتا ہوں کہ مل جائے اک گھونٹ ساقی کوثر کی (3)
بس تو اپنے ہاتھوں سے پلا دے میرے جیون کو بہلا دے

صحراؤں میں جنگلوں میں بیابانوں میں فریاد کر رہے ہیں پرندے (4)
کہہ دیتا ہوں ہم تیری مخلوق ہیں بجھا دے ہماری تشنگی

عطا کر تو ہمارے لیے ان صحراؤں اور وادیوں میں (5)
چھم چھم کر بہتے وہ جل اور وہ آب حیات

گلزاروں کے کنارے بہتی بہتی ندیا انگڑائیاں لے کر (6)
پھولوں کی پیاس بجھائے بجھائے اچھل اچھل کر

تازیانہ چلائے مجھ پہ میں رنجش ہو گیا (7)
لگ گئی پیاس کی شدت دیدار کرا دے نوری چہرے کا

وہ کھلی ہوئی زلفیں فضاؤں میں انگڑائیاں لیتے لیتے (8)
بس میری تشنگی بجھ جائے گی تیری ان زلفوں کو سہلاتے ہوئے

وہ پیار کی بستی سی ہنسی سوکھی ریتیلی (9)
آئے گنگا یمنا ناگن کی طرح اتراتا گلزاروں میں پھیلائے

(10) پس پیاس کی بھی کمی اس چمن بہار کو
وہ بھی رب نے عطا کیا اس گنگا کو مدینہ کی لہروں سے

(11) میرے کلیجے میں لگی ہے تشنگی کہ ہمیشہ پیر لا کو سبزہ زار بنا دو
پر مجھے جگر سوز کار ہے گی اور شدت پیاس سبزہ زار بنائے کو

(12) پس یہ بھی بچ جائے گی ہم متلاشیوں کی محنت سے
کہ ہم کو اپنے لہو سے سینچنا ہوگا اس کو صدا

(13) اس کو بھی پیاس کی کمزوری ہے سبزہ ہونے میں
دے ہمیں ہمت عطا کر اس کو سینچنے میں

(14) دعا برسا دے وہ کالی گھٹا کہ کلیجے پہ لگے ہوئے مٹ جائے گے
وہ تپیدہ پہ شبنم کے قطرے برسا دے ٹھنڈے ٹھنڈے

(15) کہ دل میں بھڑکے ہوئے شعلوں کو ٹھنڈک مل جائے
اور شدت پیاس سے نجات پائے آرزو مل جائے

(16) پیاس سے ہوتے ہیں وہ گل ترے جینے سے
جب مل گل چین سینچتے نہ ان کو پانی سے

(17) ہوتی ہے اس دنیا میں یہ پیاس ہر اک سراج کو
کوئی چھپاتا ہے گل لشت کروں کوئی چھپاتا ہے گل میں سما جاؤں

(18) پیاس ہوتی من بہلانے کو یا پیار حاصل کرنے کو
من بہلانے پیار سے پر پیار بن گیا ہے تشنگی

پیاس

(19) رنجش ہو جائے کوئی اپنے ماں باپ کے آنچل سے
بس بتائی پیاس دیدار سے چہرے الو کوئل لو

(20) یہ پیاس کرتی ہے ان انسان کو نصیر اور دیوانہ
جل دیتا ہے پیاس کو حاصل کرنے مجبور کی طرح

(21) اس پیاس میں کبھی غوطے لگاتے اور چندا حاصل کرنے سوچے
پھر وہ تیرا اور چمکیلا چندا ابھی غوطے لگاتے کبھی اور پھر کبھی تیرے

(22) اس کی پیاس کو بجا دے اک کھلونا بن کر
نہ ڈرے ڈوبنے کو اور آکاش پہ چڑھ جائے کھلونا بن کر

(23) غوطے مارے آؤ چلے ہم دور کہ چھم چھم کرتی ہوئی لہر و لہر
پھدک پھدک کر غوطے لگاتے اور پیاس بجھائے لہر و لہر

(24) پیاسا ہوں میں تیرے پیار کا جام ساقی کا پلا دے
بجھ جائے گی میری تشنگی پیار کا جام پلانے سے

(25) کوئی چڑھ جاتا ہے پیاس کی تلاش آفاق پر
کوئی کلیوں میں سسکیاں لیے لیے کر تلاش کرتا ہے

(26) جب لگتا ہے آفتاب کا شعلہ انسان پر
بس اسے لگتی ہے پیاس اک مجنوں کی طرح